بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ عید کے صحیح ہونے کے لیے شرکاء کی تعداد

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی و مکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ آپ کے حالیہ فتویٰ ''لاک ڈاؤن میں نمازِ عید کا حکم'' میں لکھا ہے:

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے امام کے علاوہ تین افراد کا ہونا ضروری ہے۔ نمازِ عید میں بھی بہتر ہے کہ امام کے علاوہ تین افراد ہوں لیکن کسی وجہ سے اس سے کم لوگ بھی نمازِ عید ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔

عرض یہ ہے کہ احقر کی مختصر معلومات کے مطابق احناف کے نزدیک جو شرائط نماز جمعہ کے لیے ہیں وہی شرائط نمازِ عید کے لیے بھی ہیں سوائے خطبہ کے جیسا کہ صاحب بدائع الصنائع نے بھی لکھا ہے۔ نمازِ جمعہ کی صحت کے لیے امام کے علاوہ تین افراد کا موجود ہونا ضروری ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا امام کے علاوہ تین افراد کا موجود ہونا نمازِ عید کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے؟

سائل: زبیر علی۔ انگلینڈ

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحیح بات یہی ہے کہ نماز عید کے صحیح ہونے کے لیے محض جماعت کا ہونا کافی ہے، نمازِ جمعہ کی طرح امام کے علاوہ تین بالغ افراد کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ اس لیے اگر امام کے علاوہ ایک فرد بھی ہو تو نمازِ عید کی صحت کے لیے کافی ہے۔ فقہائے کرام نے جہاں جمعہ اور عیدین کی شرائطِ صحت میں جماعت کو مشترک طور پر ذکر کیا ہے وہاں جماعت سے ''نفسِ جماعت'' میں ایک جیسا ہونا مراد ہے، کیفیت جماعت میں ایک جیسے ہونا مراد نہیں۔

اس لیے جمعہ کے لیے ''جماعت'' کے شرط ہونے سے مراد امام کے علاوہ تین افراد کا ہونا ہے اور عیدین کے لیے ''جماعت'' کے شرط ہونے سے مراد ''نفسِ جماعت'' ہے یعنی امام کے علاوہ ایک فرد بھی ہو تو عید کی نماز کی صحت کے لیے کافی ہے۔ چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

[1]: شیخ علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی (ت 1069ھ) عید کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فتجب (علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطھا.... سوی الخطبۃ) لانھا لما اخرت عن الصلاۃ لم تکن شرطا لھا بل سنۃ.

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ص528)

ترجمہ: عید کی نماز ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے، اس کی شرائط بھی وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں سوائے خطبہ کے، کیونکہ عید میں خطبہ؛ نماز کے بعد ہوتا ہے اس لیے خطبہ عید کی صحت کے لئے شرط نہیں ہو گا بلکہ سنت ہو

گا۔

اس کی شرح میں علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی (ت 1231ھ) لکھتے ہیں:

قوله (وشرائط الصحة) ظاهره أنه لا بد من الجماعة المذكورة في الجمعة... وليس كذلك فإن الواحد هنا مع الإمام جماعة فيكف يصح أن يقال بشرائطها.

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:528)

ترجمہ: بظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نوعیت کی جماعت جمعہ میں ضروری ہے اسی نوعیت کی جماعت عید میں بھی ضروری ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نماز عید میں امام کے ساتھ ایک آدمی مزید ہو جائے تو بس یہ عید کی جماعت (کے لیے کافی) ہے۔ اس لیے یہ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ عید کی شرائط بھی وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں؟!

اس سے معلوم ہوا کہ نمازِ عید میں جمعہ والی جماعت کی شرط لگانا درست نہیں بلکہ درست بات یہی ہے کہ نماز عید میں اگر امام کے علاوہ ایک آدمی بھی ہو تب بھی یہ "الجماعۃ" ہے اور اس طرح عید کی نماز پڑھنا درست ہے۔

[2]: علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی الحنفی (ت 1252ھ) علامہ طحطاوی رحمہ اللہ کے اٹھائے گئے اشکال کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

بَقِيَ أَنْ يُقَالَ مِنْ شَرَائِطِهَا الْجَمَاعَةُ الَّتِي هِيَ جَمْعٌ وَالْوَاحِدُ هُنَا مَعَ الْإِمَامِ جَمَاعَةٌ فَكَيْفَ يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ: إنَّ شُرُوطَهُ شُرُوطُ الْجُمُعَةِ. اهـ. وَالْجَوَابُ أَنَّ الْمُرَادَ الِاشْتِرَاكُ فِي اشْتِرَاطِ الْجَمَاعَةِ فِيهِمَا لَا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ.

(منحۃ الخالق علی البحر الرائق: ج2ص290)

ترجمہ: باقی رہا یہ کہنا کہ "نمازِ عید کی شرائط میں سے ایک شرط جماعت کا ہونا ہے جو کہ جمع ہونی چاہیے اور عید میں امام کے ساتھ ایک فرد بھی ہو تو یہ جماعت ہے، اس لیے یہ کہنا کیسے درست ہے کہ جو شرائط جمعہ کی ہیں وہی عیدین کی ہیں؟!" تو اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ اور عید میں جماعت کے شرط ہونے سے مراد یہ ہے کہ دونوں میں "نفسِ جماعت" شرط ہے، ہر جہت سے جماعت کا ایک جیسا ہونا مراد نہیں ہے۔

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے بھی امام کے علاوہ ایک فرد کے ساتھ عید پڑھنے کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ طحطاوی رحمہ اللہ کے اشکال کا جواب یہ دیا کہ جمعہ اور عیدین میں جماعت کا ہونا مشترک ہے اور یہ اشتراک من کل الوجوہ نہیں بلکہ "اشتراک فی الجملہ" ہے۔ گویا جمعہ کی جماعت امام کے علاوہ تین افراد پر مشتمل ہونا شرط ہے اور عیدین کی جماعت امام کے علاوہ ایک فرد کے ساتھ بھی ادا کر لی جائے تو کفایت کر جائے گی۔

[3]: علامہ شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن عوض الجزیری (ت 1360ھ) عید کے متعلق حنفیہ کا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

الحنفية قالوا: صلاة العيدين واجبة في الأصح على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سواء كانت شرائط وجوب أو شرائط صحة إلا أنه يستثنى من شرائط الصحة الخطبة فإنها تكون قبل الصلاة في الجمعة وبعدها في العيد ويستثنى أيضا عدد الجماعة فإن الجماعة في صلاة العيد تتحقق بواحد مع إمام بخلاف

الجمعۃ.

(الفقہ علی المذاھب الاربعہ:ج1ص313)

ترجمہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ عید کی نماز ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے، جو شرائطِ وجوب یا شرائطِ صحت جمعہ کی ہیں وہی عید کی ہیں البتہ نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے خطبہ کی شرط مستثنیٰ ہے کیونکہ جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عید میں نماز کے بعد ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت میں افراد کی تعداد کی شرط بھی مستثنیٰ ہے کیونکہ نماز عید میں امام کے علاوہ ایک فرد بھی ہو تب بھی جماعت کی شرط پوری ہو جاتی ہے لیکن جمعہ میں ایسا نہیں (کیونکہ جمعہ میں امام کے علاوہ تین افراد کا ہونا لازمی ہے۔)

[4]: دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے ایک فتویٰ (نمبر: 557/ د1438ھ) شائع ہوا۔ اس میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:

سوال: عید کی نماز کے لیے اگر کل دو ہی آدمی ہوں تو کیا عید کی نماز صحیح ہو گی؟...

جواب: جی ہاں صحیح ہو جائے گی کیونکہ عباراتِ فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کی اقل مقدار؛ امام اور ایک مقتدی دو افراد ہیں، البتہ جمعہ کی نماز میں مجمع شرط ہے۔ اس لیے امام کے علاوہ تین افراد اور ہونا ضروری ہیں۔

[5]: مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

”شریک جماعت لوگوں کی تعداد میں بھی نمازِ عیدین مستثنیٰ ہیں کہ نمازِ عید کی جماعت تو ایک آدمی کے شریک ہونے سے بھی ہو جاتی ہے لیکن جمعہ کی نماز میں ایسا نہیں ہے۔“

(مسائل عید و قربانی: ص73)

[6]: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے فتویٰ (8907) میں ہے۔

”واضح رہے کہ عیدین کی جماعت میں جمعہ کی نماز کی طرح تین آدمیوں کا ہونا ضروری نہیں بلکہ امام کے علاوہ صرف ایک شخص بھی ہو تو بھی عیدین کی جماعت درست ہو جاتی ہے۔“

واللہ اعلم بالصواب

21– مئی 2020ء